اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

جب بھی مسجد میں داخِل ہوں، یاد آنے پر نفلی اِعتکاف کی نِیَّت فرمالیا کریں، جب تک مسجد میں رہیں گے، نفلی اِعتکاف کا ثواب حاصِل ہوتا رہے گا اور ضِمناً مسجد میں کھانا، پینا بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُودِ پاک کی فضیلت:

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شَخْص بروزِ جمعہ مجھ پر سو(100) بار دُرُودِ پاک پڑھے، جب وہ قِیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک ایسا نُور ہو گا کہ اگر وہ ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کِفایت کرے۔ (حِلیۃُ الاولیاء ج۸ ص ۴۹، حدیث: ۱۱۳۴۱)

قلیل روزی پہ دو قناعت فُضُول گوئی سے دیدو نفرت

دُرُود پڑھتا رہوں بکثرت نبیِ رحمت شَفیعِ اُمَّت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (1)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔ الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْكُرُوا اللّٰهَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَیان کرنے کی نیّتیں

میں بھی نِیَّت کرتا ہوں ❀ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بَیان کروں گا۔ ❀ دیکھ کر بَیان کروں گا۔ ❀ پارہ 14، سُوْرَةُ النَّحْل، آیت 125: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (تَرجَمۂ کنز الایمان: اپنے رَبّ کی راہ کی طرف بُلاؤ پکّی تدبیر اور اَچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 3461) میں وارِد اِس فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: "بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً"[1] یعنی پہنچا دو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحْکام کی پَیْرَوی کروں گا۔ ❀ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منْع کروں گا۔ ❀ اَشْعار پڑھتے نیز عَرَبی، انگریزی اور مُشْکِل اَلْفاظ بولتے وَقْت دل کے اِخْلَاص پر تَوَجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی عِلْمِیَّت کی دھاک بِٹھانی مَقْصُود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا۔ ❀ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دَوْرہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رَغْبَت دِلاؤں گا۔ ❀ قَہْقَہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا۔ ❀ نَظَر کی حِفَاظَت کا ذِہن بنانے کی خاطِر حتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 … بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، ۲/۴۶۲، حدیث: ۳۴۶۱

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ شَعْبانُ الْمُعَظَّم جاری وساری ہے، اس ماہِ مُبارَک کی 2 شَعْبانُ الْمُعَظَّم کو کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا، حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابُو حنیفہ نعمان بن ثابِت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یومِ عُرس منایا گیا، ہزاروں عاشقانِ رسول نے آپ کی محبت میں اِیصالِ ثواب کا اہتمام کیا ہو گا، آیئے آج ہم حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تَقْوٰی وپر ہیز گاری، عبادت وتلاوت اور خوفِ خدا سے مُتَعَلِّق بیان سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ سب سے پہلے ایک ایسی حکایت سُنتے ہیں جس سے اندازہ ہو گا کہ ہمارے امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر مُتَّقی اور خوفِ خدا رکھنے والے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے وَلی تھے، چنانچہ

پہلے دل صاف کر دیجئے!

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے" اشکوں کی برسات" صفحہ 14 پر ایک حکایت نقل فرماتے ہیں: حَضرتِ سیِّدُنا امام فَخْرُ الدِّین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امامِ اعظم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) اپنے ایک (غیر مسلم) مَقروض (یعنی جس کو قرض دیا جائے) کے یہاں قَرضہ وُصُول کرنے کیلئے تشریف لے گئے، اِتِّفاق سے اُس کے مکان کے قریب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نَعلِ پاک (یعنی جُوتی مبارَک) میں کیچڑ لگ گئی، کیچڑ چُھڑانے کیلئے نعلِ پاک کو جھاڑا تو کچھ کیچڑ اُڑ کر اس کی دیوار سے لگ گئی، (یہ دیکھ کر) (آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر خوفِ خدا کا ایسا غلبہ ہوا کہ آپ) پریشان ہوگئے کہ اب کیا کروں! دیوار سے اگر کیچڑ صاف کرتا ہوں تو دیوار کی مِٹّی بھی اُکھڑے گی اور اگر صاف نہیں کرتا تو دیوار خراب ہو رہی ہے۔ اِسی شَش وپَنج میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دروازے پر دستک دی، اس شخص نے باہر نکل کر جب امامِ اعظم (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کو دیکھا (تو سمجھا کہ شاید امام صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھ سے قرض کا تقاضا کرنے آئے ہیں) تو اُس نے قَرض کی اَدائیگی کے سلسلے میں ٹالَم ٹَول شُروع کر دی۔ امامِ اعظم (رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) نے قَرض کا مُطالَبہ کرنے کے بجائے دیوار پر کیچڑ لگ جانے کی بات بتا کر نہایت ہی عاجزی کے ساتھ اس سے مُعافی مانگتے ہوئے اِرشاد فرمایا: مجھے یہ بتایئے کہ آپ کی دیوار کس طرح صاف کروں؟ وہ غیر مسلم امامِ اعظم (رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی حُقُوقُ الْعِباد (بندوں کے حقوق) کے مُعاملے میں بے قراری اور خوفِ خداوندی عَزَّ وَجَلَّ دیکھ کر بے حد مُتَأَثِّر (مُ۔تَ۔اَث۔ثِر) ہُوا اور کچھ اس طرح بولا: اے مسلمانوں کے امام! دیوار کی کیچڑ تو بعد میں بھی صاف ہوتی رہے گی، پہلے میرے دل کی کیچڑ صاف کرکے مجھے مُسلمان بنا دیجئے۔ چُنانچِہ وہ غَیر مُسلِم امامِ اعظم (رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کا تقویٰ دیکھ کر مُسلمان ہو گیا۔

(تفسیر کبیر ج۱ ص۲۰۴، بتغیر)

جو بے مثال آپکا ہے تَقْویٰ، تو بے مثال آپکا ہے فَتْویٰ
ہیں علم و تقْویٰ کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوسروں کو ستانا:

اے امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مَحَبَّت کا دَم بھرنے والے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے، ہمارے امامِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بندوں کے حُقُوق کے مُعاملے میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے کس قَدَر ڈرتے تھے! اِس حِکایت سے اُن لوگوں کو دَرس حاصِل کرنا چاہئے جو جان بُوجھ کر دوسروں کے لیے تکلیف کا سامان کرتے ہیں، گھروں کی دیواروں اور سیڑھیوں کو پان کی پچکاریوں سے بد نُما بناتے ہیں، پڑوسیوں کے گھروں کے سامنے کُوڑا پھینکتے ہیں، دوسروں کی گاڑیوں، دُکانوں کی دیواروں اور گھروں کے دروازوں پر بِلا اجازت اسٹیکرز اور پوسٹر چپکا دیتے ہیں بلکہ موقع ملتے ہی ان پر چاکنگ (لکھائی) کرکے مسلمانوں کی دل آزاری اور بندوں کے حُقُوق پامال کرنے کے ساتھ ساتھ مقدس تحریر کی بے ادبی کا

سبب بھی بنتے ہیں، یاد رکھئے! یہاں دُنیا میں جس کا حق ضائع کیا اگر اُس سے مُعافی تلافی کی ترکیب نہ بن سکی تو قِیامت کے روز اُس صاحبِ حق کو اپنی نیکیاں دینی پڑیں گی ، اگر اس طرح بھی حق اَدا نہ ہوا تو اُس کے گُناہوں کا بوجھ بھی اُٹھانا پڑ جائے گا۔ مَثَلاً جس نے بِلا عُذرِ شَرعی کسی کو جھاڑا ہو گا، گُھور کر یا کسی بھی طرح ڈرایا ہو گا، دل دُکھایا ہو گا، کسی کو مارا ہو گا، کسی کے پیسے دَبا لئے ہوں گے، پوسٹر یا چاکنگ وغیرہ کے ذَرِیعے کسی کی دیوار خراب کی ہو گی، کسی کی دُکان یا مکان کے آگے جگہ گھیر کر اُس کیلئے ناحق پریشانی کا سامان کیا ہو گا، کسی کی اسکوٹر یا کار وغیرہ کو اپنی گاڑی سے نُقصان پہنچا کر راہِ فرار اختیار کی ہو گی، یا بھاگ نہ سکنے کی صُورت میں اپنا قُصُور ہونے کے باوُجُود اپنی چَرب زبانی یا رُعب سے اُسی کو مُجرم بنا کر اُس کی حق تَلَفی کی ہو گی، اَلغَرَض لوگوں کے حُقُوق پامال کرنے والا اگرچِہ دُنیا میں نَمازیں پڑھتا ہو گا، حج و عُمرہ اَدا کرنے والا ہو گا، خُوب خُوب صدقہ و خیرات کا عادی ہو گا، بڑی بڑی نیکیاں کرتا ہو گا لیکن جب وہ روزِ محشر آئے گا تو اُس کی تمام تر نیکیاں وہ لوگ لے جائیں گے جن کو اس نے ناحق نُقصان پہنچایا ہو گا یا بِلا اجازتِ شَرعی کسی کی دل آزاری کا باعث بنا ہو گا۔ اور یُوں دوسروں کا حق مارنے کے سبب حاجی، نمازی، روزہ دار اور تہجُّد گُزار ہونے کے باوُجُود وہ شخص جہنَّم میں جا پڑے گا۔

آہ! مِیزاں پر کھڑا ہوں شافِعِ محشر کرم!
نیکیاں پلّے نہیں ہیں بس گناہوں کا ہے ڈھیر

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص234)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیبی ہدایت:

ایسے اَفراد جو بندوں کے حُقُوق کی بالکل بھی پروا نہیں کرتے ان کو امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے اس واقِعے سے بھی نصیحت کے مدنی پُھول حاصل کرنے چاہئیں۔ چُنانچہ حضرت مِسْعَر بن کِدام

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک روز ہم امامِ اعظم کے ساتھ کہیں جارہے تھے کہ بے خیالی میں امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مُبارَک پاؤں ایک لڑکے کے پَیر پر پڑ گیا، لڑکے کی چیخ نکل گئی اور اُس کے مُنہ سے بے ساختہ (یہ جملہ) نکلا: **یَا شَیْخ ! اَلَا تَخَافُ الْقِصَاصَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ!** ”جناب! کیا آپ قِیامت کے روز لئے جانے والے انتِقامِ خُداوندی سے نہیں ڈرتے؟“ یہ سُننا تھا کہ امام اعظم پر لرزہ طاری ہو گیا اورآپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے، کچھ دیر کے بعد جب ہوش آیا تو حضرت مِسْعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی کہ ایک لڑکے کی بات سے آپ اس قَدَر کیوں گھبرا گئے؟ ارشاد فرمایا: ”کیا معلوم اُس کی آواز غیبی ہِدایت ہو۔“ (اَلْمَناقِب لِلْمُوَفَّق، الجزء الثانی، ص۱۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقِعے کو سُن کر یہ تصوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا کہ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جان بُوجھ کر اُس لڑکے کا پَیر کُچلا ہو گا، بے خیالی میں سَرزَد ہونے والے فِعل پر بھی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوفِ خدا کے سبب بے ہوش ہو گئے اور ایک ہم ہیں کہ جان بُوجھ کر نہ جانے روزانہ کتنوں کو طرح طرح سے اِیذائیں پہنچاتے ہوں گے، کبھی اُس کو جھاڑ دیا اِس کو لَتاڑ دیا، اُس کی غیبت کر دی اِس پر تہمت جڑ دی، اُس کی پٹائی کر دی اِس پر چڑھائی کر دی، اَلْغَرَض! دوسروں کو اِیذا پہنچانے والے ذرا سوچیں! اگر قِیامت کے روز ان چیزوں کا حساب دینا پڑ گیا تو کیا بنے گا! یہاں اس دنیا میں کسی کو تکلیف دینا تو بَہُت ہی آسان لگتا ہے لیکن ناراضیِ ربُّ العزّت کی صورت میں آخِرت میں یہ بَہُت بھاری پڑ جائے گا، ایسے لوگ سخت عذاب کا شکار ہوں گے، منقول ہے کہ جہنَّم میں ان پر کھجلی مُسلَّط کر دی جائے گی وہ اس قَدَر کُھجائیں گے کہ ان کا گوشت پوست سب جَھڑ جائے گا اور صرف ہڈّیاں رہ جائیں گی، اس وَقْت پُکار پڑے گی: اے فُلاں! کیا تجھے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا یہ اُس اِیذاء کا بدلہ ہے جو تُو مومِنوں کو دیا کرتا تھا۔ (اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْہِیب ج۴ ص۲۸۰ حدیث ۵۶۴۹)

حُقُوقُ الْعِباد! آہ! ہو گا مِرا کیا! کرم مجھ پہ کر دے کرم یاالٰہی!

بڑی کوششیں کی گُنہ چھوڑنے کی رہے آہ! ناکام ہم یاالٰہی!
مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے پئے تاجدارِ حرم یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرمّم مُرمّم، ص۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مختصر تعارُف وحُلیہ مُبارَک:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذِکرِ خیر جاری وساری ہے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کُوفہ کے رہنے والے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نامِ نامی نُعمان اور والِدِ گرامی کا نام ثابِت ہے اورآپ کی کُنیَت ابُو حنیفہ (اور لَقب امامِ اَعْظم ہے۔) آپ 80ھ میں (کُوفہ) میں پیدا ہوئے اور 70 سال کی عُمر پاکر (2 شَعْبانُ الْمُعَظَّم) 150ھ میں وَفات پائی۔ (تاریخ بغداد، ج۱۳، ص:۳۳۱، نُزھۃ القارِی ج۱، ص:۲۱۹) اورآج بھی بغداد شریف کے قبرستان خیزران میں آپ کا مَزار ہے۔لوگ اس کی زیارت کرتے اور فیض پاتے ہیں۔ (تاریخ بغداد، ۱۳، ص:۳۲۵)

ہے نام نعمان اِبنِ ثابت، ابُوحنیفہ ہے ان کی کُنیت
پُکارتا ہے یہ کہہ کے عالَم، امامِ اعظم ابُوحنیفہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۷۳)

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت بڑے عابد وزاہد، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت اوراس کا خوف رکھنے والے تھے، اپنے علم سے ہمیشہ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ تلاش کرتے۔

وَلیُّ اللّٰہ کی پیش گوئی:

امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اَوّلاً تِجارت کرتے تھے، ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مُلاقات امام شَعْبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ہوگئی، اُنہوں نے امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پُوچھا: کہ

آپ کیا کام کرتے ہیں؟ امامِ اعظم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب دیا کہ میں بازار میں کاروبار کرتا ہوں۔ امام شَعبی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: بازار میں کیوں مصروف ہیں؟ عُلَماء کی طرف رجوع کیا کریں۔ امامِ اعظم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی: علماء کے پاس بہت کم جاتا ہوں، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آپ عِلْمِ دِین سے غافل نہ ہو جائیں! بلکہ آپ کے لیے تولازمی ہے کہ مجلسِ علم و عُلَماء میں شریک رہیں، میں آپ میں عِلْمِ دِین کی سمجھ بُوجھ اور اس کی دانشمندی کے نشان دیکھتا ہوں۔ امامِ اعظم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں امام شَعبی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ بات میرے دل میں اُتر گئی اور میں نے بازار میں بیٹھنا چھوڑا اور عِلْمِ دِیْن کی طرف مُتوجّہ ہو گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس کا کثیر نَفْع عطا فرمایا۔ (المناقب للموفق، الجزء الاول، ص ۵۹) منقول ہے کہ عُمر کے آخری حصّے میں حَضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے سوال کِیا کہ آپ اس بُلند مقام پر کیسے پہنچے؟ تو آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: ”میں نے اپنے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے میں کبھی کنجوسی سے کام نہیں لیا اور جو مجھے نہیں آتا تھا اس میں دوسروں سے فائدہ حاصل کرنے میں کبھی شرم محسوس نہیں کی۔“

(الدرالمختار، المقدمة، ج ۱، ص۱۲۷)

زمانہ بھر نے زمانہ بھر میں بہت تَجَسُّس کیا و لیکن
ملا نہ کوئی امام تم سا امامِ اعظم ابُوحنیفہ

(دیوانِ سالک از رسائلِ نعیمیہ، ص ۳۵)

مَدَنی تربیت گاہوں کا قِیام:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امامِ اعظم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس فرمان سے واضح ہوا کہ عِلْمِ دِین حاصل کرنا اور اس کے ذریعے دوسروں کو فائدہ پہنچانا بہت ہی عُمدہ کام اور دُنیا و آخرت میں دَرَجات کی بُلندی کا سامان ہے، مگر افسوس! کہ آج ہماری اکثریت عِلْمِ دِین سے کوسوں دُور ہے، ایک

تعداد ہے جو فرض عُلُوم تک سے غافل دکھائی دیتی ہے۔ایسے پُر فتن دَور میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی نے عِلْمِ دِین سیکھنے سکھانے اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے کثیر مَواقع فَراہم کر دیئے ہیں، کئی مُلکوں کے شہروں کے مدنی مراکز بنام "فیضانِ مدینہ" میں مدنی تربیت گاہیں قائم ہیں جن میں دُور و نزدیک سے آنے والے اسلامی بھائی قِیام فرماتے اور عاشقانِ رسول کی صحبت میں سُنَّتوں کی تربیت پاکر قُرب وجَوار اور اپنے علاقوں میں واپس جاکر "نیکی کی دعوت" کی دُھومیں مچاتے ہیں۔ مدنی تربیت گاہوں میں ہر وَقْت اسلامی بھائی مَوجُود ہوتے ہیں اور سیکھنے سکھانے کا عمل جاری رہتا ہے۔لہٰذا آپ کے پاس جتنا بھی وَقْت ہو اسے فُضولیات میں بَرباد کرنے کے بجائے مَدَنی تربیت گاہوں میں حاضر ہو کر ضروریاتِ دین سیکھنے اور سُنَّتوں کی تربیت حاصل کرنے میں گُزاریئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہند کے ان شہروں میں مدنی تربیت گاہیں قائم ہیں "احمد آباد، تاجپور (ناگپور)، ممبئی، مرادآباد، اجمیر شریف، کانپور، اور حیدرآباد" اسی طرح اسلامی بہنوں کی بھی مدنی تربیت گاہیں ان شہروں احمد آباد، مڑاسہ اور مرادآباد میں قائم ہیں، جہاں پر اسلامی بہنیں اپنی سہولت کے مطابق مدنی تربیت گاہ میں آکر علمِ دِین سیکھنے اور سیکھ کر دُوسروں کو سکھانے کی کوشش کرتی ہیں۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ذہانت و تقویٰ میں بے مثال تھے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے امام اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت زبردست ذہن، عُمدہ فکر اور شاندار ذہانت کے مالک تھے، سرکارِ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مولانا شاہ اِمام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ شریف میں نقل فرماتے ہیں کہ حَضْرتِ سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ نے فرمایا: جہاں بھر میں کسی کی عقل (امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے مثل نہیں۔ حضرت بَکْر بن خُنَیْش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اگر (امام) ابُو حنیفہ کی عقل اور ان کے زمانے والوں کی عقل جمع کی جائے تو ان سب کی عقلوں کے مجموعہ پر ان کی عقل غالب آجائے۔ (الخیرات الحسان، الفصل العشرون، ص ۶۲، از فتاویٰ رضویہ ۱۴۸/۱) جس طرح ذہانت و فطانت میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کوئی ثانی نہ تھا اسی طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تقویٰ وطہارت، عِبادت و رِیاضت اور خوف و خشیت میں بھی بے مثال تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے زُہد وتقویٰ، عِبادت و رِیاضت کی گواہی کئی جَلِیْلُ الْقَدر بُزرگانِ دین نے دی ہے، آیئے! اس بارے میں چند عُلمائے کرام کے اَقوال سُنتے ہیں:

1. حضرتِ عبدُ اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار میں کُوفہ گیا اور وہاں کے لوگوں سے پُوچھا: یہاں سب سے بڑا زاہد و عابد کون ہے؟ لوگوں نے کہا: امامِ اعظم ابُو حنیفہ (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) حضرت ابنِ مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: میں نے امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ مُتَّقی کسی کو نہ دیکھا، تم ایسے شخص کی تعریف کرنے کی کیا قدرت رکھتے ہو، جن کے سامنے کثیر مال پیش کیا گیا مگر اُنہوں نے اس مال کی کچھ پروانہ کی، اس پر انہیں کوڑوں سے مارا گیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آسائش و تکلیف دونوں حالتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت میں گُزاریں اور اس چیز کو کبھی قبول نہ فرمایا جس کے لیے لوگ سو سو جَتَن اور حیلے بہانے کرتے ہیں۔ (الخیرات الحسان، ص ۵۸، ملتقطاً)
2. امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اُستادِ محترم، حضرتِ سَیِّدُنا مکی بن ابراہیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اہلِ کُوفہ میں سے کئی عُلَماء کی صحبت اختیار کی مگر ان میں سے کسی کو امام اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ مُتَّقی و پرہیز گار نہیں پایا۔ (الخیرات الحسان، ص ۵۸)
3. حضرتِ یزید بن ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے ایک ہزار اُستادوں سے علم حاصل کیا مگر امام صاحب کو تقویٰ اور زبان کی حفاظت میں سب سے بڑھ کر پایا۔ (الخیرات الحسان، ص ۵۸)

4. حضرت وکیع رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امامِ اعظم رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے آپ پر لازم کر لیا تھا کہ اگر سچی بات پر بھی قسم کھائیں گے تو ایک دِرہم صدقہ کریں گے، ایک مرتبہ قسم کھائی تو ایک دِرہم صدقہ کیا، اس کے بعد یہ لازم کر لیا کہ اب کی بار قسم کھائی تو ایک دینار صدقہ کریں گے تو جب بھی قسم کھاتے ایک دِینار صدقہ فرماتے۔ (الخیرات الحسان، ص ۵۸)

فُضُول گوئی کی نکلے عادت، ہو دُور بے جا ہنسی کی خَصلت
دُرُود پڑھتا رہوں میں ہر دَم، امامِ اعظم ابُوحنیفہ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۵۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سانسوں کی مالا ٹوٹ گئی تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر کمال تقویٰ کے مالک تھے کہ اپنی زبان کی حد درجہ حِفَاظَت فرماتے اور سچی قسم کھانے پر بھی دِرہم و دینار صدقہ کِیا کرتے۔ ایک طرف تو ان کا روشن اور نورانی کردار تھا جبکہ دوسری طرف ہمارے گُناہوں سے بھرے گندے دامن، اُنہوں نے اپنی زبان کی ایسی حِفَاظَت فرمائی کہ لوگوں میں "کم بولنے والے اور زیادہ خاموش رہنے والے" مشہور ہو گئے، جبکہ ہماری فُضول بک بک اور زبان درازیوں سے کئی لوگ پریشان ہوتے ہوں گے، ان کے تقویٰ اور خوفِ خدا کا زمانہ گواہ تھا جبکہ ہماری حالت کیا ہے یہ ہم بہتر جانتے ہیں، غور کیجئے آخر ایسا کیوں ہے؟ کیا اس کی وجہ یہ تو نہیں کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے دل سے خوفِ خدا نکلتا جا رہا ہے؟ کہیں کثرت سے گُناہ کرنے کے سبب ہمارے دل سیاہ تو نہیں پڑ گئے؟ اگر واقعی ایسا ہے تو تشویش کا مقام ہے کہ کہیں ہمارے دل کی سختی اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والی غفلت اور گُناہوں میں مدہوشی ہمیں جہنَّم کی گہرائیوں میں نہ گِرا دے۔ لہٰذا اس سے پہلے کہ ہماری سانسوں کی مالا ٹُوٹ کر بکھر

جائے اور حسرت وندامت کے سِوا ہمارے پاس کچھ باقی نہ رہے ہم اپنی آخرت کی بہتری کیلئے اپنے دل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

تقویٰ کی اہمیت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! تقویٰ وپرہیز گاری سَفرِ آخرت کی کامیابی کیلئے بہت اَہَمِیَّت کی حامل ہے، اُخروی نجات کا حُصُول اس نعمتِ عُظمٰی کے بغیر بہت مشکل ہے، کیونکہ عِبادات کو بجا لانے اور گُناہوں سے باز رہنے کا عظیم ذریعہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف اور تقویٰ اِختیار کرنا ہے۔

تقویٰ کی تعریف:

تفسیرِ کبیر میں تقوی کی تعریف یہ منقول ہے کہ تم اپنے باطن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ویسے ہی سنوارو جیسے تم اپنے ظاہر کو مَخلُوق کیلئے سنوارتے ہو۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مُتَّقی وہ ہے جو مُصطَفٰے کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راستے پر چلے، دُنیا کو پیٹھ پیچھے رکھے، اپنے نَفس کو اِخلاص اور وفا کا عادی بنائے اور حرام اور نافرمانی والے کاموں سے اِجتناب کرے۔ (تفسیرِ کبیر، تحت الآیۃ : ذلک الکتاب لاریب فیه، ج ۱، ص ۲۶۸) حضرت سُفیان ثوری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ پرہیز گاروں کو مُتَّقی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ ایسی چیزوں سے بھی بچتے ہیں جن سے بچنا عُموماً دُشوار ہوتا ہے۔ (تفسیر درمنثور، ج ۱، ص ۶۱)

قرآنِ پاک اور تقویٰ کی اَہَمِیَّت:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ مُتَّقی وہ شخص ہوتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی خوف رکھنے والا ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے والا ہو، جس طرح اپنے بدن اور کپڑوں کو معمولی داغ دھبّوں سے بچاتا ہے اسی طرح اپنے باطن کو بھی باطنی بیماریوں حتّٰی کہ شُبُہَات (شک) والی چیزوں سے بھی بچاتا ہو، ایسا شخص ہی حقیقی تقویٰ والا کہلائے گا۔ قرآنِ

پاک میں کئی مقامات پر تقویٰ کے فضائل مَوْجُود ہیں، چنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرات کی آیت نمبر 13 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ (پ:۲۶، الحجرات:۱۳)

تَرجَمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

مَعْلُوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک عزت و فضیلت کا مدار مال و دولت اور دُنیوی جاہ و مَنْصب ہر گز نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ لوگ تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرنے والے ہیں۔ مُتَّقی لوگوں کی شان بیان کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک میں اِرْشاد فرماتا ہے: ﴿اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ﴾ (پ۹، الانفال:۳۴) تَرجَمۂ کنزالایمان: اس کے اولیاء تو پرہیز گار ہی ہیں﴾ یعنی تقویٰ اِختیار کرنے والے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوست ہیں۔ یقیناً ہم میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہو گی کہ اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل ہو جائے تو قرآنِ پاک میں اس کی ولایت پانے کا طریقہ تقویٰ اِختیار کرنا بتایا گیا ہے۔

احادیثِ مُبارکہ اور تقویٰ کی اہمیت:

آیئے! تقویٰ کی فضیلت پر دو(2) فرامینِ مصطفٰے بھی سُنتے ہیں :

- تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اس بات کا مُسْتَحِق میں ہی ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور جو مجھ سے ڈرے گا تو میری شان یہ ہے کہ میں اسے بخش دوں۔ (دارمی، کتاب الرقاق، باب فی تقوی اللہ، ۳۹۲/۲، الحدیث: ۲۷۲۴)
- علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بڑھ کر ہے اور تمہارے دین کا بہترین عمل تقویٰ (پرہیز گاری) ہے۔ (طبرانی اوسط، من اسمہ علی ۹۲/۳ حدیث:۳۹۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرنے میں ہماری دُنیا و آخرت کا

فائدہ ہی فائدہ ہے۔ آیئے! اس عظیم نعمت کو پانے کے چند طریقے آپ کے گوش گُزار کرتا ہوں۔

تقویٰ کیسے حاصل ہو؟

(1) ہمیں چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذابات، اس کے قہر و جلال اس کی قدرت و بے نیازی کو ذہن میں رکھیں اور اپنی عاجزی، بے کسی اور ناتوانی کو بھی ہرگز مت بھُولیں۔ یقیناً جو شَخْص اللہ عَزَّوَجَلَّ کو مختار اور قادرِ مُطلق مانتا ہو اور یہ بھی سمجھتا ہو کہ میرے گُناہوں کے سبب روزِ قیامت مجھے ان کی سزا ملے گی، تو اب گُناہوں سے بچنا بہت آسان ہو گا اور یوں بندہ تقویٰ کی صِفت سے مُتَّصِف ہو جائے گا۔

(2) تقویٰ کے حُصُول کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اِنْسان غافل اور بُرے لوگوں کی صحبت میں اُٹھنا بیٹھنا ترک کر دے اور مُتَّقی، پرہیز گار اَفْراد کی صحبت اختیار کرے، تا کہ ان کی صحبت کی تاثیر سے اس کے دل میں بھی تقویٰ و پرہیز گاری پیدا ہو جائے۔

(3) تقویٰ حاصل کرنے کیلئے بُزرگانِ دین کی سیرت سے تقویٰ و پرہیز گاری کے واقعات پڑھے یا سُنے جائیں تا کہ ان مُبارَک ہستیوں کے واقعات سے سبق حاصل کرکے ہم بھی اس پاکیزہ صِفَت کو اپنی ذات پر نافذ کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **اِحیاء العلوم** جلد2، صفحہ 367 سے "**مُتّقین کی حکایات**" پڑھنے سے بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تقویٰ اِختیار کرنے کا ذہن بنے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان تمام طریقوں پر بآسانی عمل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں، ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع و ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں اجتماعی طور پر شرکت کرتے رہیں، مدنی چینل پر بالخصوص مدنی مُذاکرہ اور دیگر سلسلے دیکھتے رہیں، ہر ماہ 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی کوشش جاری رکھیں تو اس کی برکت سے ہمارے دل میں گُناہوں سے نفرت اور نیکیوں کی مَحَبَّت جاگُزیں ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

دے حُسنِ اَخلاق کی دَولت کر دے عَطا اِخلاص کی نِعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا یااللہ مری جھولی بھر دے!

(وسائلِ بخشش مُرمّم:۱۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بکری کب تک زندہ رہتی ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی ساری زندگی تقویٰ شِعاری میں بسر فرمائی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نَس نَس میں سَمایا ہوا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تقوے کی بنا پر کئی شُبہے والی چیزوں سے بھی بچا کرتے تھے۔ منقول ہے ایک بار کُوفہ میں کچھ بکریاں چوری ہو گئیں تو آپ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ بکری زِیادہ سے زِیادہ کتنے سال تک زندہ رہتی ہے۔ لوگوں نے بتایا، سات سال، تو آپ نے سات سال تک بکری کا گوشت نہیں کھایا۔ (کہ کہیں چوری کی بکری کا گوشت میرے پیٹ میں نہ چلا جائے) انہی دنوں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک فوجی کو دیکھا کہ اس نے بکری کا گوشت کھا کر اس کا بقیہ حصّہ کُوفہ کی نہر میں پھینک دیا تو آپ نے مچھلی کی طبعی عُمر کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور پھر اتنے سال تک مچھلی کا گوشت کھانے سے پرہیز کیا۔ (الخیرات الحسان، ٦٠)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! ایک طرف تو وَقت کے امامِ اعظم ہیں کہ شُبہے والی چیزیں کھانے سے بچنے کا ذِہن رکھتے ہیں اور دوسری طرف ان کی پیروی کا دَم بھرنے والے ہیں جو جان بُوجھ کر لوگوں سے رِشوَت کا مُطالَبہ کرتے، سُودی کاروبار چلاتے، امانت میں خیانت کرکے لوگوں کے لاکھوں روپے ہضم کر جاتے ہیں اس کے علاوہ نہ جانے کن کن ذَرائع سے مالِ حرام پر ہاتھ صاف کرتے ہیں۔ اے کاش! ہم امامِ اعظم کے سچے مُقَلِّد (پیروی کرنے والے) بن جائیں، اے کاش! ہمیں بھی ان کے

نقشِ قدم پر چلنا نصیب ہو جائے اور ہم بھی ان کی طرح گُناہوں سے بچ کر، خُوب خُوب نیکیاں کما کر اپنی آخرت بنانے میں کامیاب ہو جائیں اور دن رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت و ریاضت میں مشغول رہیں۔

گنہ کے دَلدَل میں پھنس گیا ہوں، گلے گلے تک میں دھنس گیا ہوں
نکالو مجھ کو برائے آدم، امامِ اعظم ابو حنیفہ!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۷۳)

پڑوسیوں کو بھی ترس آتا!

حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دورانِ عِبادت خوفِ خدا سے روتے رہتے، حتّٰی کہ رات میں اس قدر آہ وزاری فرماتے کہ پڑوسیوں کو بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر رحم آجاتا، حضرت سیِّدُنا حَفْص بن عبدُالرَّحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امامِ اعظم کی رات میں کثرت سے عبادت کا تذکرہ کچھ یُوں فرماتے ہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تیس(30) سال تک ساری رات ایک رکعت میں قرآنِ کریم کی تلاوت فرمایا کرتے، کہا جاتا ہے کہ جس جگہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات ہوئی اس مقام پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سات ہزار(7000) مرتبہ قرآنِ کریم ختم فرمایا۔ حضرت سیِّدُنا اسد بن عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چالیس(40)سال تک عشاء کے وضو سے نمازِ فجر ادا فرمائی۔

حضرت سیِّدُنا زائدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ نمازِ عشاء ادا کی۔ نماز کے بعد لوگ چلے گئے اور میں مسجد میں ہی ٹھہر گیا۔ میرا ارادہ تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک مسئلہ دریافت کروں گا لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مسجد میں میری موجودگی کا علم نہ ہوا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قرآنِ کریم کی تلاوت شُروع کر دی، جب آپ اس آیتِ کریمہ پر پہنچے،

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ وَقٰىنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ (پ۲۷، الطور:۲۷)

ترجَمۂ کنزُالایمان: تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچالیا۔

تو طلوعِ فجر تک اِسے دُہراتے رہے۔ (تاریخ بغداد، ۱۳/ص ۳۵۲، ۳۵۵، بتغیر)

اسی طرح ایک رات آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مسجد میں کسی قاریِ قرآن کو یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت کرتے ہوئے سُنا، ﴿ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ① (پ۳۰، الزلزال:۱) ترجَمۂ کنزالایمان: جب زمین تھرتھرا دی جائے جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے۔ ﴾ تو شِدَّتِ خوف سے فجر تک اپنی داڑھی مُبارک ہاتھ میں پکڑ کر یہی بات کہتے رہے کہ "ہمیں ذرّہ بھر گُناہ کی بھی سزا دی جائے گی۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۳۳۵)

عطا ہو خوفِ خدا خدارا، دو اُلفتِ مُصطفٰے خدارا
کروں عمل سُنّتوں پہ ہر دم، امامِ اعظم ابوحنیفہ
(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص:۵۷۳)

ہمارے دن اور رات!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ہمارے امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوفِ خدا کے سبب رو رو کر ساری رات ایک ہی آیتِ مُبارکہ کی تلاوت فرماتے رہے اور فکرِ آخرت میں ایسے گُم ہوئے کہ رات گُزر جانے کا بھی احساس نہ ہوا۔ جبکہ ہمارا مُعاملہ یہ ہے کہ دن تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی اور ناراضی والے کاموں میں گُزارتے ہی ہیں، راتیں بھی گُناہوں میں بسر ہوتی ہیں، دوستوں کے ساتھ فلمیں ڈرامے دیکھ کر اپنی آنکھیں حرام سے پُر کرتے ہیں، شادی وغیرہ کی تقریبات میں رات بھر شور شرابے سے لوگوں کی نیندیں خراب کرتے ہیں، انٹرنیٹ و موبائل کے نائٹ پیکجز پر فُضول اور بے حیائی و بے شرمی سے بھرپُور گفتگو میں ساری رات برباد کر دیتے ہیں، ہم میں سے ہر ایک اپنے دل

سے پوچھے کہ کیا ہم نے بھی کبھی اپنے بُزرگوں کی طرح ساری رات عبادت میں بسر کی؟ کیا ہمارے دل میں بھی تلاوتِ قرآن کا شوق بیدار رہوا؟ کیا ہم نے کبھی رات کے اندھیرے میں قبر کی تاریکی کا تَصَوُّر جمایا؟ قبر و حشر کی ہولناکیوں کو یاد کرکے خوفِ خدا سے آنسو کا ایک قطرہ بھی بہایا؟ اگر جواب ''نہیں'' میں آئے تو آج سے یہ تمام کام کرنے کی ہاتھوں ہاتھ نِیَّت کر لیجئے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے فرائض کی پابندی کے ساتھ ساتھ نفل عبادات کرنے کا بھی ذِہن بنے گا۔ اور ذیلی حلقے کے 12 مدنی کام کرنے کی بھی بھرپُور کوشش کیجئے، اگر ہم مدنی کاموں کے عامل بن گئے تو دیگر برکتیں ملنے کے ساتھ ساتھ روزانہ تلاوتِ قرآنِ پاک مع ترجمہ و تفسیر بیان کرنے یا سُننے کی بھی سعادت ملے گی۔

12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام ''بعدِ فجر مَدَنی حلقہ''

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مَدَنی کام بعدِ فجر ''مَدَنی حلقہ'' بھی ہے۔ جس میں روزانہ، تین(3) آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع ترجَمۂ کنزُالایمان و تفسیر خزائنُ العرفان یا تفسیر نُورُالعرفان یا تفسیر صِراطُ الجنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور منظوم شَجَرۂ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ ان سب کاموں کے دُنیا و آخرت میں بے شُمار فائدے ہیں، منقول ہے کہ دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: جس شَخْص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے اس پر عمل کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کریگا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکِر ج ۴۱ ص ۳) اس کے بعد درسِ فیضانِ سُنَّت دیا جاتا ہے جس سے علمِ دین کا فیضان عام ہوتا ہے پھر شَجَرۂ قادریہ، رضویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے، جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک اور بَرگُزیدہ بندوں کا ذکر ہوتا ہے، یُوں صالحین کے ذکر کی برکتیں لُوٹنے کی سعادت ملتی ہے، حضرتِ سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فرمان ہے: ''عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ'' یعنی نیک لوگوں کے ذِکر

کے وقت رَحمت نازل ہوتی ہے۔ (حِلیۃُ الاولیاء، رقم ۱۰۷۵۰، ج ۷، ص ۳۳۵) آخر میں اِشراق و چاشت کے نوافل پر مدنی حلقے کا اِختتام ہوتا ہے۔ مَدَنی حلقے میں جو شجرہ شریف پڑھا جاتا ہے، اس کی برکتوں کی بھی کیا بات ہے، اس کو روزانہ پڑھنے سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں، ذِہنی سُکون نصیب ہوتا ہے اور بیماریاں بھی دُور ہوتی ہیں، آیئے! ترغیب کیلئے ایک مدنی بہار سُنتے ہیں :

شجرہ شریف کی برکتیں:

ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خُلاصہ ہے کہ تقریباً پچھلے 4 سال سے میں دردِ سر کے مَرَض میں مُبتلا تھا جو کسی صُورت ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا، کافی علاج مُعالجہ کرا چکا تھا مگر اس کے باوُجُود افاقہ نہیں ہو پا رہا تھا۔ اس دَرد سے نجات پانے کی صُورت یُوں بنی کہ ایک دن خوش قسمتی سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اَوْراد و وظائف پر مُشتمل سِلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کا شجرہ شریف میرے ہاتھ لگا تو برکت حاصل کرنے کی نِیَّت سے اس میں مَوْجُود شجرہ شریف پڑھنے لگا، اسی دوران میں نے محسوس کیا کہ اس کی برکت سے میرے دَردِ سر میں کمی واقع ہوئی ہے جو میرے لیے حیران کُن ہونے کے ساتھ ساتھ بڑی خوش آئند بات بھی تھی، میں نے پھر دوبارہ اس کو پڑھنا شُروع کیا تو مزید دَرد میں اِفاقہ ہوا، یہ دیکھ کر نہ صرف میرا ایمان تازہ ہو گیا بلکہ میرے مرض کا علاج بھی میرے ہاتھ لگ گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب روزانہ شجرہ شریف پڑھنے کی ترکیب ہے، جس کی برکت سے میرے سر کا دَرد بالکل ختم ہو چکا ہے۔ لیکن جس دن ناغہ ہو جائے تو دَرد پھر لوٹ آتا ہے، اس لئے میں روزانہ شجرہ شریف پڑھتا ہوں۔ زندگی بھر اس کو کبھی ترک نہ کرنے کی نِیَّت کرلی ہے۔

جو عاشقانِ رسول امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مُرید یا طالب نہیں، اگر وہ بھی شجرۂ قادریہ، رضویہ عطاریہ کی برکتوں سے فیض یاب ہونا چاہتے ہیں تو اَمِیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں مُرید یا طالب ہو جائیں، اُنہیں بھی اَمِیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

کے صدقے شجرہ شریف کی خوب خوب برکتیں نصیب ہوں گی۔

اگر دَرْدِ سَر ہو کہیں کینسر ہو　　دِلائے گا تم کو شِفا مَدَنی ماحول
شِفائیں ملیں گی بَلائیں ٹلیں گی　　یقیناً ہے برکت بھرا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مُرمّم ص: 648)

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ مُصْعب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ خلیفہ منصور نے امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دس ہزار درہم دینا چاہے، امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سوچا کہ میں اگر اس مال کو واپس کرتا ہوں تو خلیفہ کو بُرا لگے اور میں اسے اپنے پاس رکھتا ہوں تو یہ مجھے ناپسند ہے۔ بالآخر مجھ سے مشورہ کیا، میں نے کہا کہ یہ مال خلیفہ کی نگاہ میں بہت زیادہ ہے، جب یہ دینے کے لیے آپ کو بلایا جائے، تو آپ فرما دیجئے گا: "مجھے امیرُ الْمُؤمنین سے ایسی امید نہ تھی۔" چنانچہ جب امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دس ہزار درہم دینے کیلئے بلایا گیا، تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہی جملہ اِرْشاد فرمایا، جب منصور کو یہ خبر پہنچی کہ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایسا کہا ہے تو (خلیفہ اتنی بڑی رقم کو حقیر سمجھ کر ٹھکرا دینے کی وجہ سے امامِ اعظم کو دنیاوی مال کا متوالا سمجھا اور) اس نے امامِ اعظم کو وہ پیسے نہ دیئے۔

(الخیرات الحسان، الفصل الخامس والعشرون، ص:۸۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مالداروں سے حُصُولِ مال کے خواہشمند و حریص بالکل نہ تھے جبھی تو خلیفہ کی طرف سے بطورِ تحفہ ملنے والے دَراہم واپس فرما دیئے۔

مال داروں سے دُوری بہتر ہے!

شیخِ طریقت ،اَمیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابُوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکاتُھُمُ الْعَالِیَہ مالداروں سے دُور رہنے کی نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اَربابِ اِقْتِدار اور سرمایہ دار لوگوں سے دُور رہنے ہی میں عافیّت ہے۔ ان کی دعوتیں کھانے اور ان کے تحائف قبول کرنے میں آخِرت کیلئے شدِید خطرات ہیں، کہ ان کی دعوتیں کھانے اور تحفے قبول کرنے والے کا ان کی خُوشامد کرنے اور خوامخواہ ہاں میں ہاں ملانے سے بچنا بہُت ہی مشکل ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد ہوا، "جو کسی غَنی (یعنی مالدار) کی اِس کے غَنا (یعنی مالداری) کے سبب تواضُع کرے اُس کا آدھا دین جاتا رہا۔ (کشف الخفاء ج ۲ ص ۲۱۵ حدیث ۲۴۴۲، ملتقطاً) اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: "مالِ دنیا کیلئے تواضُع اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطِر عاجزی کرنا نہیں (لہٰذا) یہ حرام ہوئی۔"

(ذَیْلُ المُدَّعا لِاحسنِ الوِعاء، ص ٦٦، ملخصًا)

کیوں پھریں شوق میں ہم مال کے مارے مارے
ہم تو سرکار کے ٹکڑوں پہ پلا کرتے ہیں

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص:294)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوشامد کی مذمّت:

معلوم ہوا کہ کسی دُنیادار کی بِلا اجازتِ شَرعی محض اُس کی دولت کے سبب عاجزی کرنا حرام ہے۔ افسوس صد کروڑ افسوس! یہ گُناہ آج کل بہُت ہی زیادہ عام ہے۔"مالدار آدمی" عام لوگوں کیلئے باعِثِ امتحان ہوتا ہے کیوں کہ دولت کی کثرت کے سبب اُس کا ایک خاص رُعب ہوتا ہے اگرچِہ وہ ایک "پھُوٹی بادام" تک نہ دے پھر بھی نفسیاتی اثر سے مَغلُوب ہو کر خوامخواہ اُس کے ساتھ خاشعانہ وخُوشامدانہ انداز سے لوگ پیش آتے ہیں۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت کے والِد گرامی حضرتِ علامہ مولیٰنا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ نَقل کرتے ہیں، حدیث شریف میں آیا ہے،"مسلمان خوشامدی نہیں ہوتا۔" اور جھوٹی جُھوٹی تعریفیں اس سے بھی بدتر، کہ ایک تو تَمَلُّق (یعنی خوشامد) دوسرے کِذْب (یعنی جھوٹ) تیسرے اس شخص کا نُقصان، کہ مُنہ پر تعریف کرنے کو حدیث میں گردن کا کاٹنا فرمایا اور ارشاد ہوا، "مدّاحوں (یعنی منہ پر تعریف کرنے والوں) کے مُنہ میں خاک جھونک دو" خُصُوصاً اگر مَمدُوح (یعنی جس کی تعریف کی گئی) فاسِق ہو، کہ حدیث میں فرمایا،"جب فاسق کی مَدح (یعنی تعریف) کی جاتی ہے، رَبّ تَبارَک وَتعالیٰ غضب فرماتا ہے اور عرشُ الرَّحمٰن ہِل جاتا ہے۔ (احسن الوعا لآداب الدعا، ص۲۷۹، آداب طعام، ص۴۹۷)

بھائیو! ہردَم بچو تم حُبِّ جاہ و مال سے
ہر گھڑی چوکس رہو شیطان کی اس چال سے

مالداروں کی خُوشامد میں ہلاکت ہے بڑی
تُو گُناہوں میں پڑے گا آئے گی شامت تِری

کان دھر کے سُن! نہ بننا تُو حریصِ مال و زَر!
کر قناعت اختیار اے بھائی تھوڑے رزق پر

دل میں یہ خواہش نہ رکھنا سب کریں میرا اَدب
ڈر کہیں ناراض ہو جائے نہ تجھ سے تیرا رَبّ

قلب میں خوفِ خُدا رکھ کر تُو سارے کام کر
کامیابی ہو گی تیری اِنْ شَآءَ الله ہر ڈگر

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص:698)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کاروبار میں تقویٰ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً مال و دولت کی مَحبّت بہت بڑی آفت ہے اس کے حُصُول کیلئے انسان دوسروں کو نُقصان پہنچانے سے بھی گُریز نہیں کرتا۔ عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ کاروباری مُعاملات میں حلال و حرام کی تمیز کیے بغیر حُصُولِ مال کے ناجائز طریقے استعمال کیے جاتے ہیں اور بظاہر مُتَّقی و پارسا نظر آنے والے افراد بھی کاروبار میں ہیر پھیر، جُھوٹ اور دھوکہ دَہی جیسے گُناہوں میں مُبتلا نظر آتے ہیں۔ لیکن قُربان جائیے حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر کہ آپ بھی اپنے زمانے کے بہت

بڑے تاجر تھے مگر جس طرح دیگر مُعاملات میں بے مثال تھے، اسی طرح اپنے کاروباری مُعاملات میں بھی تقویٰ و پرہیز گاری کے مَظْہر تھے۔ چنانچہ

تمام نفع صدقہ کر دیا!

منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام اعظم ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک غُلام آپ کے کاروباری اُمُور میں آپ کے ساتھ ہوتا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تجارت کی غرض سے اپنا بہت سامال اس کے حوالے کر رکھا تھا، ایک بار اس غُلام کو تجارت میں تیس ہزار (30,000) دِرہم کا نَفع حاصل ہوا، اس نے وہ سارا نفع امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں پیش کر دیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے کاروبار کی تفصیلات دریافت فرمائیں تو وہ بتانے لگا، باتوں باتوں میں اس نے ایک ایسی وجہ بیان کی کہ امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی سچائی سے انکار کر دیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل میں شک پیدا ہو گیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس پر شدید ناراضی کا اظہار فرمایا اور اس سے پوچھا: کیا تُو نے اس بیع کا نَفْع تمام نفع میں مکس (Mix) کر دیا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِحتیاط کے پیشِ نظر کمالِ تقویٰ کا مُظاہرہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اب یہ تمام نَفع میرے لیے مناسب نہیں ہے۔ اسے حکم دیا کہ فُقَرا کو بلاؤ اور یہ تمام مال ان میں تقسیم کر دو۔

(مناقب للموفق، الجزء الاول، ص ۲۰۲، بتغیر)

"بس پیسہ ہو، چاہے جیسا ہو" کی دُھن!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صرف شبہے کی بنا پر نفع کی ساری رقم فُقراء میں تقسیم فرما دی اور ہم ہیں کہ اگر ہمیں کاروبار میں کثیر نَفْع حاصل ہو جائے تو خُوشی سے پُھولے نہیں سماتے، ہمیں اس بات کی کوئی پروا نہیں ہوتی کہ آیا یہ مال جائز طریقے سے حاصل ہوا

ہے یا ناجائز طریقے سے ؟اکثر یہ جُملہ سُننے کو ملتا ہے "پیسہ آنا چاہیے چاہے جہاں سے بھی آئے" سوچئے تو صحیح آج حرام ذرائع سے آنے والا یہ مال بروزِ قیامت باعثِ وبال بن گیا تو کیا کریں گے ؟اس مالِ حرام کی وجہ سے ہمارا ربّ عَزَّوَجَلَّ ہم سے ناراض ہو گیا تو ہم کہاں جائیں گے ؟اگر اسی مال کے سبب جہنّم میں جانا مُقدَّر ٹھہرا تو یقیناً سخت آزمائش میں مُبتلا ہو سکتے ہیں، لہٰذا ابھی وقت ہے حلال و حرام میں فرق کیجئے، اپنے کاروبار میں شرعی رہنمائی کیلئے دارُ الافتاء اہلسنت سے رُجوع کیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے مدنی چینل کا سلسلہ "**احکامِ تجارت**" بھی بہت معاون ہے، اس سلسلے کو بھی پابندی کے ساتھ دیکھنے کی برکت سے ہم بالخصوص تجارت کے کئی شرعی احکام کی معلومات سے مالا مال ہو سکتے ہیں۔ یہ سلسلہ دیکھنے سے کاروباری ترقی کے ساتھ ساتھ سفرِ آخرت کی تیاری کی مدنی سوچ بھی نصیب ہو گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اضافی قیمت واپس کرنے کیلئے سفر !

منقول ہے کہ ایک شخص قیمتی کپڑا لینے مدینہ سے کُوفہ آیا، وہ کپڑا صرف امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ہی تھا، لوگوں نے اسے بتایا کہ جب تم ان کے گودام میں جاؤ اور وہ تمہاری خواہش کے مُطابق تمہارے سامنے کپڑا رکھیں تو بِلا چُون و چرا کپڑا خرید لینا اور بھاؤ طے کرتے وقت بحث مت کرنا کیونکہ ابُو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو خُود ہی مُناسب قیمت بتاتے ہیں، وہ شخص آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دُکان پر پہنچا تو ان کے ایک شاگرد سے مُلاقات ہوئی، خریدار سمجھا کہ یہی ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں، اس نے کپڑا مانگا تو شاگرد نے کپڑا دکھا دیا، اس نے قیمت پوچھی تو دُکاندار نے ایک ہزار درہم بتائی، اس شخص نے بغیر سوچے سمجھے ایک ہزار درہم دیئے اور سامان لے کر مدینہ واپس چلا گیا، کچھ عرصہ بعد حضرت امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہی کپڑا طلب فرمایا، تو شاگرد نے بتایا کہ میں نے تو ایک ہزار دِرہم کے بدلے وہ کپڑا فروخت کر دیا تھا، آپ نے شاگرد کو فرمایا تم لوگوں کو دھوکا دیتے ہو اور

زیادہ رقم لیتے ہو۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے آئندہ کیلئے اس سے معذرت کرلی اور خود ہزار درہم ساتھ لے کر اس شخص کی تلاش میں مدینۂ منورہ جا پہنچے اور تلاش شروع کر دی۔ ایک شخص کو مسجد میں اسی کپڑے کی چادر اوڑھے نماز میں مشغول دیکھا، آپ نے بھی نوافل شروع کر دیئے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اس کے پاس گئے اور فرمایا: یہ کپڑا جو تم نے اوڑھ رکھا ہے یہ میرا ہے، اس نے کہا: یہ کپڑا آپ کا کیسے ہو سکتا ہے میں نے تو خود کُوفہ میں امام ابُو حنیفہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی دُکان سے خریدا ہے۔ آپ نے پوچھا تم ابُو حنیفہ کو پہچانتے ہو؟ اس نے کہا کیوں نہیں، آپ نے فرمایا ابو حنیفہ میں ہوں، کیا تم نے مجھ سے کپڑا خریدا تھا؟ اس نے کہا نہیں۔ تب آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے اسے مکمل واقعہ سُنایا اور فرمایا: تم میرا یہ کپڑا مجھے دے دو اور ایک ہزار درہم اس کے سامنے رکھ دیئے، اس نے کہا میں اس کپڑے کو ایک عرصہ تک استعمال کرتا رہا ہوں میرے لیے جائز نہیں کہ استعمال شُدہ کپڑا واپس دُوں اور ایک ہزار دِرہم بھی لوں، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: اچھا اگر تم ایسا نہیں کرسکتے تو میرا کپڑا مجھے دے دو اور اپنا ایک ہزار درہم واپس لے لو اور جو تم نے استعمال کیا میں تمہیں معاف کرتا ہوں، اس کے باوجود وہ شخص نہ تو کپڑا واپس دینے پر راضی ہوا اور نہ ہی ایک ہزار درہم لئے۔ تب امام ابُو حنیفہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے چھ سو درہم بھی واپس کیے، کپڑا بھی اس کے پاس رہنے دیا اور معذرت کر کے واپس کُوفہ تشریف لے آئے۔ (المناقب للموفق، الجزء الاول، ص: ۱۹۸، ملتقطا)

ہمارے آقا ہمارے مَولیٰ، امامِ اعظم ابُو حنیفہ
ہمارے ملجاء ہمارے ماویٰ امامِ اعظم ابُو حنیفہ
زمانہ بھر نے زمانہ بھر میں بہت تَجَسُّس کیا ولیکن
مِلا نہ کوئی اِمام تم سا امامِ اعظم ابُوحنیفہ

(دیوانِ سالک، رسائلِ نعیمیہ، ص: ۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم نے امامِ اعظم حضرتِ سَیِّدُنا نعمان بن ثابت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تقویٰ سے مُتَعَلِّق بیان سُننے کی سعادت حاصل کی، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جس طرح علم و فضل میں امام کی حیثیت رکھتے ہیں، اسی طرح عبادت و ریاضت، زُہد و تقویٰ میں بھی آپ کو بہت بلند مقام حاصل ہے۔

- امامِ اعظم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تقویٰ و حُسنِ اخلاق کی اعلیٰ جھلک کی برکت سے ایک غیر مُسلم نے دائرۂ اسلام میں داخل ہونے کا شرف پایا۔
- امامِ اعظم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک ولیُّ اللہ کے فرمانے پر کاروبار چھوڑا اور علمِ دِین سیکھنے میں ایسے مصروف ہوئے کہ ان کو بہت بڑا مقام حاصل ہوا۔
- آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تقویٰ و پرہیز گاری کی ایک انوکھی مثال یہ بھی سُنی کہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 7 سال تک بکری کا گوشت اِس وجہ سے نہ کھایا کہ کہیں وہ گوشت کُوفے میں چوری ہونے والی بکری کا ہی نہ ہو۔
- آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قرآنِ کریم کے کیسے قاری تھے، آپ کو تلاوتِ قرآن کا کیسا ذوق و شوق تھا کہ جس جگہ پر آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات ہوئی، اس مقام پر آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے **7 ہزار** مرتبہ قرآنِ کریم ختم فرمایا۔
- آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مال و دولت سے کس قدر دُور رہتے تھے کہ خلیفہ منصور نے 10 ہزار درہم دینا چاہے، لیکن آپ نے قبول نہ فرمائے۔
- آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے تقویٰ و پرہیز گاری کا ایک واقعہ یہ بھی سُنا کہ ایک بار اپنے ملازم

کی کسی بات میں شک محسوس ہونے کی وجہ سے 30 ہزار دِرہم کا نفع فُقرا میں تقسیم فرما دیا۔

- آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کُوفے سے مدینے کا طویل سفر اِختیار کرکے مدینے سے آنے والے گاہک کو 600 دِرہم بھی واپس کیے اور کپڑا بھی اُسی کے پاس رہنے دِیا۔
- اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے نیک بندوں بالخصوص اِمامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (1)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کی سُنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پُھول" سے مسواک کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔

پہلے دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحَظہ ہوں: ❀ دو رَکعت مِسواک کرکے پڑھنا بغیر

---

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

مِسواک کی ستّر(70) رَکعتوں سے افضل ہے۔[1] ❀ مسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور (یہ) ربّ تعالیٰ کی رِضا کا سبب ہے۔[2] ❀ حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خُوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، مُنہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رَبّ عَزَّوَجَلَّ راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور معدہ درست کرتی ہے (جمع الجوامع ۵/۲۴۹، حدیث ۱۴۸۶۷) ❀ حضرت سیِّدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فُضُول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا اِستِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[3] ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو، مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو۔ ❀ مسواک جب ناقابلِ استعمال ہوجائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کردیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سَمُندر میں ڈبو دیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (304 صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تَربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سَفَر کرتا رہوں پروَردگار
سنّتوں کی تَربِیَت کے قافلے میں بار بار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ... اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، کتاب الطھارۃ، الترغیب فی السواک... الخ، ۱/۱۲۷، حدیث: ۳۳۷

[2] ... مُسندِ احمد، مسند عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب، ۲/۴۳۸، حدیث: ۵۸۶۹

[3] ... اِحیاء العُلوم، کتاب آداب الاکل، فصل: یجمع آدابا... الخ، ۲/۲۷

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ۣالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمَد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یُوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

---

1 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص۱۴۹

3 ... القول البدیع، الباب الاول، ص۱۲۵

4 ... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ [1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ [2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ. . . الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 . . . تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵